دیدارِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تصور میں
خواب میں
بیداری میں

بحوالجات

قرانِ شریف
بخاری شریف
مسلم شریف
دارمی شریف
ترمذی شریف
ابوداؤد شریف
الحاوی
مواھب
رواض
تاریخ

مرتبہ مولانا غلام نبی شاہ قادری نقشبندی مجددی

ناشر : شاہ ایجوکیشنل سوسائٹی، حیدرآباد
پتہ: 17-2-1209/13، یاقوت پورہ۔ 23

۶) حضرت شیخ عطیہ کہتے ہیں کہ میں نے میرے استاد حضرت امام سیوطی رحمتہ اللہ علیہ سے ایک مرتبہ درخواست کی کہ میری ضرورت کے تحت آپ سلطان غوری کے پاس جا کر سفارش کر دیں۔اس پر انہوں نے ارشاد فرمایا کہ عطیہ! مجھے حالت بیداری میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں رسائی نصیب ہے اگر میں سلطان غوری کی مجلس میں جاؤں تو کہیں اس عظیم سعادت سے محروم نہ ہو جاؤں۔

۷) حضرت ابو عبداللہ قریشی رحمتہ اللہ علیہ ۸) حضرت سراج الملقن رحمتہ اللہ علیہ

۹) حضرت شیخ خلیفہ بن موسی رحمتہ اللہ علیہ ۱۰) حضرت شیخ محمد یحییٰ رحمتہ اللہ علیہ

۱۱) حضرت الشیخ عبداللہ الدلاصی رحمتہ اللہ علیہ ۱۲) حضرت سید نور الدین رحمتہ اللہ علیہ

۱۳) حضرت ابو نصر کرخی رحمتہ اللہ علیہ ۱۴) حضرت یوسف بن علی رحمتہ اللہ علیہ

۱۵) حضرت محمد ابن ثابت رحمتہ اللہ علیہ ۱۶) حضرت ابن ثابت رحمتہ اللہ علیہ

۱۷) حضرت شیخ ابوالعباس الاحرار رحمتہ اللہ علیہ

☆☆☆

بعض معتبر بزرگوں (بیرسٹر سر عبدالقادر علیہ الرحمہ وغیرہ) نے کہا کہ حکیم الاسلام علامہ سر محمد اقبال علیہ الرحمہ کو بھی حالتِ بیداری میں دربارِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری نصیب تھی۔لیکن اس کا ٹھوس ثبوت نہ مل سکا۔اگر کسی کو مل جائے تو مطلع فرما کر مشکور فرمایئے۔

۔غلام نبی شاہ نقشبندی

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ کی

نادر فہرست

بحوالہ ترجمان السنہ جلد دوم ص۔ ۳۸۰ حدیث ۱۱۰۹

ان بزرگان دین کو حالت بیداری میں دیدار مقدس نصیب تھا۔

۱) ابو محمد میراں محی الدین سیدنا الشیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۲) حضرت الشیخ سیدنا سید احمد کبیر رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی التجا پر ۵۵۵ھ میں مزار النبی سے دست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برآمد ہوا تھا۔ (فضائل مدینہ)

۳) حضرت الشیخ ابوالعباس رحمتہ اللہ علیہ (ان کا مقولہ ہے کہ اگر میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرف زیارت سے ایک لمحہ کے لئے محروم رہوں تو میں زمرہ مسلمین میں اپنا شمار نہ کروں۔

۴) حضرت شیخ عبد الغفار رحمتہ اللہ تو ہمہ وقت زیارت مقدس سے مشرف رہتے تھے۔

۵) حضرت شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے (۷۰) مرتبہ سے زیادہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حالت بیداری میں دیکھا ہے اور ایک مرتبہ عرض بھی کیا کہ یا رسول اللہ! کیا میں جنتی ہوں تو فرمایا۔ہاں! پھر میں نے عرض کیا۔کیا عذاب کے بغیر؟ فرمایا: جاؤ تمہارے لئے یہ بھی سہی۔

بعد یہ عظیم قافلہ مدینہ منورہ پہنچا۔ نماز فجر کی ادائی کے بعد حضرت سید احمد کبیر رضی اللہ عنہ مزار مقدس کے قریب پہنچے اور عشق و محبت میں ڈوب کر سلام عرض کیا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا جَدِّیْ!! (السلام علیکم یا نانا جان!)

مزار مقدس سے جواب آیا۔ جس کو ہزار ہا حاضرین نے بھی سنا

وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَا وَلَدِیْ! (وعلیک السلام میرے بچے)

جیسے ہی مزار شریف سے جواب آیا۔ حضرت سید احمد کبیر رفاعی رضی اللہ عنہ پر وجد کی کیفیت طاری ہوگئی اور عشق و محبت میں ڈوب کر اشعار فرمانے لگے:

فی حالت البعد روحی کنت ارسلها ۔ تقبل العرض عنی و ھی نائیبتی

وھذہ نوبتہ الاشباح قد حضرت ۔ فاتو یمینک کی تخطی بھاشفتی

(بحوالہ سعادت دارین، ص ۴۳۲) (فضائل درود شریف)

مطلب: نانا جان! ہر روز آپ کی قدم بوسی کے لئے میری روح کو نائب بنا کر بھیجتا تھا جو آپ کی مزار اطہر کے بوسے لیتی تھی۔

نانا جان! آج جسم کے ساتھ حاضر ہو گیا ہوں۔ لِلّٰہِ! دست بوسی نصیب فرمائیے۔

نادر معجزہ: عشق و محبت سے سرشار ہو کر آپ بار بار بڑی دردانگیزی سے التجا کر رہے تھے۔

وَاللّٰہِ! مزار مقدس شق ہوئی اور اندر سے نورانی ہاتھ برآمد ہو گیا اور حضرت سید احمد رفاعی رضی اللہ عنہ بوسے دینے لگے۔ خدا کی قسم! اس معجزانہ موقعہ پر (۹۰) ہزار زائرین کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک کا بوسہ نصیب ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ جیسے ہی حضرت غوث الاعظم دستگیر رضی اللہ عنہ آخر میں بوسہ حاصل کیے دست مبارک معمور ہو گیا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و اصحابہ اجمعین

علماء اسلام کی رائے: الحمدللہ موجودہ دور کے تمام اکابر علمائے کرام نے مبارک باد دیتے ہوئے اپنے آراء روانہ کیں جس کا خلاصہ یہ ہے:

''جس طرح شافعی مسلک کے لئے ''مشکوٰۃ المصابیح'' ایک ٹھوس سند کی حیثیت رکھتی ہے اسی طرح حنفی مسلک کے لئے ''زجاجتہ المصابیح'' بلاشبہ ٹھوس سند تیار ہوگئی۔

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ اب یہ کتاب عرب وعجم میں پڑھی اور پڑھائی جارہی ہے اور آج کی اسلامی دنیا کے بڑے بڑے جامعات کے نصاب میں داخل ہوچکی ہے اور اس کا اُردو ترجمہ ''نورالمصابیح'' کے نام سے شائع ہوچکا ہے امریکہ میں انگریزی ترجمہ ہورہا ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

حالت بیداری میں دیدار

بعض خاص خاص علمائے حق اور اکابر صوفیائے کرام کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حالت بیداری میں بھی دیدار نصیب ہوا کرتا تھا۔ اب بھی نصیب ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک بھی نصیب ہوتا رہیگا اور یہی اہل السنّت والجماعت کا عقیدہ ہے۔ اس تعلق سے حدیث شریف بھی موجود ہے۔

بخاری ومسلم کا اعلان: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے مجھ کو خواب میں دیکھا وہ جلد بیداری کی حالت میں مجھ کو دیکھے گا اور شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔''

(مشکوٰۃ جلد۲ حدیث ۴۳۸۰ تا ۴۳۸۲ ابن ماجہ، ترمذی، بخاری، مسلم)

تاریخی ثبوت: ۵۵۵ ہجری کا مشہور زمانہ تاریخی واقعہ ہے کہ حضرت ابومحمد میراں محی الدین سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا الشیخ سید احمد

گھوڑی پر سوار ہو کر خواب میں جلوہ گر ہو گئے اور فرمایا۔ شمس الدین! بول کیا چاہتا ہے۔ یہ سنتے ہی سلطان قدم بوس ہو کر عرض کیا حضور پانی مانگتا ہوں یہ سنتے ہی حضرت رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گھوڑی نے زمین پر ٹھوکر لگائی۔ پس وہیں سے ٹھنڈے اور میٹھے پانی کا چشمہ ابلنے لگا۔ پس اسی مقام پر سلطان شمس الدین التمش شمسی حوض کے نام سے بہت بڑا حوض تعمیر کیا جہاں سے ساری دہلی کو پانی سر براہ کیا جاتا رہا۔

(تاریخ فرشتہ جلد اص ۶۲، طبقات اکبری ص ۶۳)

حضرت محدث دکن رحمتہ اللہ علیہ

پیر ومرشد سیدی ومولائی ابوالحسنات حضرت سید عبداللہ شاہ نقشبندی قادری المعروف محدث دکن رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک طویل زمانہ سے یہ آرزو اور تمنا تھی کہ ''مشکوٰۃ المصابیح'' کی طرز پر ایک ایسی کتاب مرتب کروں جو حنفی مسلک کے لئے مدلل اور ٹھوس سند کی حامل ہو لیکن میرے بے بضاعتی کی وجہ سے مجھے ہمت نہ ہو سکی۔ اسی فکر میں تھا کہ ایک رات حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواب میں جلوہ گر ہوئے اور سلام فرمایا۔ میں نے سلام کا جواب عرض کیا۔

فیضِ رسالت: اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو اپنے سینے سے چمٹا لیا پس اس کے ساتھ ہی میرا سینہ کھل گیا اور بفضل الٰہی مجھ پر کتاب مرتب کرنا آسان ہو گیا اور الحمدللہ کہ میں نے (۳۰) سال کے عرصے میں کتاب مرتب کر لی اور اس کا نام ''زجاجتہ المصابیح'' رکھا۔ کتاب بزبان عربی پانچ جلدوں میں ہے۔

نعت شریف کی برکت: ایک شبِ جمعہ میں آپ اپنا لکھا ہوا قصیدہ عشق و محبت رسول میں ڈوب کر ایک بند کمرے میں پڑھنے لگے۔اسی اثناء میں آپ پر نیند کا غلبہ طاری ہوا اور خواب میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ گر ہو گئے اور آپ خواب کی حالت میں بھی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت عالی میں قصیدہ شریف پڑھ رہے تھے جس کو سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو کر حضرت شرف الدین رحمتہ اللہ علیہ کو یمنی (دھاری دار) چادر عطا فرما دیئے جیسے ہی آپ خواب سے بیدار ہوئے تو وہ چادر شریف موجود تھی اور آپ بالکل تندرست ہو گئے۔

دُرویش کی رسائی: دوسرے روز جب آپ یہ یمنی چادر اوڑھے ہوئے بازار سے گذر رہے تھے تو ایک درویش نے آپ سے کہا کہ اے شرف الدین! وہ رات والا قصیدہ سنائیے۔آپ حیران تھے کہ یہ مبارک خواب کا حال اس کو کیسے معلوم ہوا۔پھر وہ درویش کہنے لگے کہ رات کے خواب میں میں بھی موجود تھا۔الغرض قصیدہ بردہ شریف اس قدر مشہور ہوا کہ اس کو دوام حاصل ہو گیا۔ (بحوالہ حزب البحر)

سلطان شمس الدین التمش

شہنشاہ ہندوستان

سلطان شمس الدین التمش ۱۲۱۰ عیسوی میں دہلی کے شاہی تخت کا مالک بن گیا تھا یہ بادشاہ بڑا درویش صفت تھا۔شہر دہلی کو پانی کی سربراہی کے لئے پانی کے ذخیرہ کی تلاش میں تھا۔ایک روز دہلی کے باہر اپنے اراکین سلطنت کے ساتھ صلوٰۃ الحاجت پڑھ کر زیر سما فرش خاک پر مصلیٰ بچھا کر سو گیا جیسے ہی نیند لگی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہیں۔آیئے! ہمارے آنکھوں پر چلتے ہوئے آکر جلوہ گر ہو جایئے۔

عاشق کا نذرانہ:

زجحرہ پائے درصحن حرم نہ ۔ بفرق خاک رہ بوسان قدم نہ

اے امت کے غمخوار! اٹھو! گنبد خضری سے اٹھو!!

مسجد کے صحن میں جلوہ گر ہو جاؤ! یا سیدی! آپ کے امتی ٹوٹے پھوٹے زخمی دلوں کا نذرانہ لے کر کھڑے ہیں ہمارا نذرانہ قبول فر مالو!!!

برادران عزیز! حضرت عبدالرحمٰن جامی رحمتہ اللہ علیہ یہ دردانگیز عاشقانہ اشعار مزار مقدس کے روبرو کھڑے ہو کر عشق ومحبت میں ڈوب کر پیش کرنے والے تھے جس سے اپنے عاشق کی تسلی کے لئے دست مبارک برآمد ہو جاتا' جس سے بہت بڑا ہنگامہ برپا ہو جاتا' اس لئے آپ کو روک دیا گیا۔

قصیدہ بردہ شریف

مصنف دلائل الخیرات ص ۲۶۷

حضرت مولانا شرف الدین ابوعبداللہ محمد بن سعید بن حماد البوصیری رحمتہ اللہ علیہ یکم شوال ۶۰۸ ہجری مطابق ۷/ مارچ ۱۲۱۳ء کو مصر کے ایک قصبہ دلاس میں پیدا ہوئے اور ۶۹۶ ہجری میں وصال ہوا آپ کا مزار مبارک اسکندریہ (مصر) میں ہے۔آپ کو عمر کے آخری حصہ میں فالج ہو گیا تھا جس کی وجہ سے ہمیشہ مغموم رہا کرتے' اسی اثناء میں آپ کو خیال آیا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں ایک قصیدہ لکھیں لہٰذا آپ نے قصیدہ لکھ کر تیار کرلیا۔

میں مجھ کو تین مرتبہ دیدارِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب ہو گیا ہے۔

عاشق کی پکار: حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ کے چند عاشقانہ اشعار پیش ہیں ۔

زمہجوری برآمد جان عالم ۔ ترحم یا نبی اللہ ترحم

مطلب: یارسول اللہ! آپ کے فراق میں ساری کائنات کا ذرہ ذرہ دم توڑ رہا ہے۔

یا نبی اللہ! ہم پر رحم فرمائے! ہم پر کرم فرمائے!!

نہ آخر رحمۃ للعلمینی ۔ زمحروماں چرا غافل نشینی

یارسول اللہ! آپ رحمۃ للعلمین ہیں۔ یا حبیب اللہ!

آپ ہم بدنصیبوں سے کیسے غافل رہ سکتے ہیں۔

عاشق کی فریاد:

زخاک اے لالۂ سیراب برخیز ۔ چوں نرگس خواب چند از خواب برخیز

اے دلوں کو راحت بخشنے والے! اللہ کے حبیب!! اٹھو ! اللہ کے لئے اٹھو!!

ان آنکھوں سے ہم پر نظر ڈال دو! جن آنکھوں سے آپ نے ذات الٰہی کا دیدار فرمایا۔

بروں آور سر از برد یمانی ۔ کہ روئے تست صبح زندگانی

یا حبیب اللہ! اپنی نورانی صورت کو یمنی چادر سے باہر کر دیجئے! واللہ!! آپ کا مقدس دیدار، ہمارے دلوں کی حیات ہے اور آپ کا دیدار ہمارے ایمان کی روشنی ہے۔

عاشق کی التجا:

جہاں دیدہ کردہ فرش اند ۔ چوں فرش اقبال پابوس تو خواند

یا نور اللہ! ہم سارے غلام آپ کے لئے آنکھوں کا فرش بچھا کر کھڑے ہوئے

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمتہ اللہ علیہ

مشہور عاشق رسول حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم کے عشق ومحبت میں چند عشقیہ اشعار لکھے تھے جن کو خود مدینہ پہنچ کر مزار مقدس کے سامنے پڑھنا چاہتے تھے جیسے ہی آپ حج سے فارغ ہوئے مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ یکا یک امیر مکہ معظّمہ کے خواب میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ گر ہو کر ہدایت فرمانے لگے کہ ''عبدالرحمٰن جامی کو مدینہ آنے سے روک دے'' لہٰذا آپ کو امیر مکہ نے مدینہ جانے سے فوراً روک دیا لیکن۔

عشق کا غلبہ: حضرت عبدالرحمٰن جامی رحمتہ اللہ علیہ پر عشق رسول کا غلبہ طاری ہوا آپ نے فوراً ایک صندوق میں بند ہو کر اپنے صاحبزادے کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف چل دیئے۔ امیر مکہ کو پھر دوسری مرتبہ خواب میں فرمایا کہ ''ارے وہ آرہا ہے اس کو روک دے'' لہٰذا امیر مکہ نے چاروں طرف گھوڑے دوڑائے اور آپ کو صندوق سے نکال کر جیل میں ڈال دیا۔

عشق کا ہنگامہ: امیر مکہ کو پھر تیسری مرتبہ تنبیہ ہوئی کہ ارے وہ کوئی مجرم نہیں ہے بلکہ وہ میرا عاشق ہے اس نے میرے عشق ومحبت میں ڈوب کر چند اشعار لکھے ہیں وہ عاشقانہ اشعار میری مزار کے سامنے کھڑے ہو کر سنائے گا تو اس کے مصافحہ کے لئے میرا ہاتھ نکلے گا جس کی وجہ سے ایک ہنگامہ بپا ہو جائے گا لہٰذا اس کو روک دے اور جیل سے باعزت رہا کر دے۔ پس امیر مکہ نے حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمتہ اللہ علیہ کو جیل سے باعزت رہا کر کے انعام واکرام سے سرفراز کرتے ہوئے آپ کو وطن روانہ کر دیا۔ آپ کی تہہ دل سے شکر گذاری کرتے ہوئے عرض کیا کہ حضور! آپ کے طفیل

جس کی وجہ میں نے اللہ تعالیٰ سے تمہارے لئے دُعا کی اور اللہ تعالیٰ نے تمہاری شبیہہ کا ایک فرشتہ بنا دیا جو تمہاری طرف سے قیامت تک حج کرتا رہے گا اور جو اشرفیاں تم نے میرے غریب و نادار بیٹیوں کو عطا کیں تو میں نے اس میں دس حصہ اضافہ کر کے تم کو بھیج دیا ہوں۔(رشفتہ الساوی)(فضائل صدقات) معزز قارئین تاریخ اسلام میں ایسے کئی واقعات موجود ہیں۔

حضرت مرواح بن مقبل رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سید مرواح بن مقبل مصری رحمتہ اللہ علیہ خاندان سادات کے شریف اور حق گو عالم تھے۔مصر کے ایک ظالم بادشاہ نے آپ کی حق گوئی کے جرم میں آپ کی آنکھیں نکلوا دیں۔

دردناک فریاد: ایک عرصے کے بعد آپ مدینہ منورہ تشریف لئے گئے اور مزار مقدس کے روبرو کھڑے ہو کر درود و سلام کا نذرانہ پیش کیا اب اس کے بعد انتہائی دردانگیزی کے ساتھ آہ و زاری کرتے ہوئے فرید کرنے لگے۔یا رسول اللہ! آپ کے در پر فریاد لے کر آیا ہوں اور آپ کی مدد کا محتاج ہوں! یا نبی اللہ! آپ بے سہاروں کا سہارا ہیں۔میری مشکل آسان کر دیجئے۔یا حبیب اللہ! آپ کے نواسوں کا صدقہ مجھے آنکھیں عنایت فرمائیے۔حضرت مرواح رحمتہ اللہ علیہ ایسے دردناک انداز میں فریاد کر رہے تھے جس کو سن کر سارے حاضرین رو پڑے۔

حضرت مرواح فریاد کرتے کرتے نڈھال ہو کر گرے اور بے ہوش ہو گئے اور جب ہوش آیا تو آپ کی آنکھیں روشن ہو گئیں۔(حکایات الصالحین)

بے مثال خدمت: یہ سنتے ہی حضرت سلیمان رحمتہ اللہ علیہ کے دل و دماغ رنج والم سے بے قابو ہو گئے اور اسی حالت میں آنسو بہاتے ہوئے واپس ہوئے اور اپنے حج کا سارا سامان اور نقدی اس مفلوک الحال سیدانی کے حوالے کر دیئے۔ حضرت سلیمان کے اس عطیے سے ماں اور بیٹیاں یکدم خوش ہو گئے اور بیوہ سیدانی اپنے ۴ اَن بیاہی بیٹیوں کے ساتھ رو رو کر دُعائیں کرنے لگیں، بالخصوص چھوٹی لڑکی مارے خوشی کے اٹھ کھڑی ہو گئی اور آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر خوشی کے آنسو بہاتے ہوئے رو رو کر دُعا کرنے لگی کہ اے اللہ! حضرت سلیمان کا حشر میرے دادا محمد رسول اللہ کے ساتھ فرما اور ان کو دُنیا میں بھی اجر عظیم عطا فرما۔

مقبول دُعا: حضرت سلیمان رحمتہ اللہ علیہ اپنے حج کا سارا سامان غریب سیدانیوں کو عطا کر کے اپنے حج کا ارادہ ملتوی کر دیئے اور کوفہ میں ہی رہ گئے۔

گھر بیٹھے حج ہو گیا: جب حاجیوں کے قافلے حج و زیارت سے فارغ ہو کر واپس آنے لگے تو آپ ان کے استقبال کے لئے پہنچ کر ہر ایک کو حج کی مبارک باد دینے لگے۔ اس پر حاجیوں نے برجستہ حضرت سلیمان کو بھی حج و زیارت کی مبارکباد دیتے ہوئے کہنے لگے کہ ہم نے آپ کو بھی حج کے ارکان ادا کرتے ہوئے اور مدینہ منورہ میں زیارت کرتے ہوئے دیکھا ہے اور آپ نے مدینہ منورہ میں اشرفیوں کی تھیلی ہمارے پاس رکھوائی تھی یہ کہہ کر حاجیوں نے حضرت سلیمان کو اشرفیوں کی تھیلی پیش کر دی۔ حضرت سلیمان سخت تعجب میں تھے کہ الٰہی یہ کیا ماجرہ ہے بالآخر جب گھر آئے اور سو گئے تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواب میں جلوہ گر ہو کر فرما رہے ہیں۔

رہی ہے۔ حضرت ربیع نے سمجھ لیا کہ یہ کوئی بھٹیارن ہے اور یہ گوشت لوگوں کو پکا کر کھلائے گی تحقیق کے لئے اس کے پیچھے چل دیئے۔

تباہ حال گھرانہ: غریب عورت ایک بہت بڑے مکان میں داخل ہوگئی جس میں چار نوجوان لڑکیاں پھٹے پرانے کپڑوں میں تباہ حال نظر آئیں۔ وہ عورت اپنا لایا ہوا گوشت ان لڑکیوں کے سامنے رکھتے ہوئے کہنے لگی لو اس کو آگ میں بھون کر کھالو اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ وہ جس حال میں بھی رکھا ہے اس کا احسان ہے۔ حضرت ربیع دروازے کی سوراخوں سے یہ منظر دیکھ کر بے چین دبے قرار ہوکر بے ساختہ پکارنے لگے کہ اے اللہ کی بندی! یہ مردار گوشت نہ کھا' یہ گوشت حرام ہے۔ پس اس آواز پر وہ خاتون ٹھٹک کر کہنے لگیں۔ اے اللہ کے بندے! تو کون ہے تو یہاں سے چلا جا تیرا یہاں کیا کام ہے ہم جس حال میں بھی ہیں رہنے دے ہمارا راز فاش نہ کر۔ حضرت ربیع بن سلیمان اس جواب پر سخت تعجب کرنے لگے کہ آخر ان کا کیا راز ہے؟ پس آپ نے دریافت کیا کہ او نیک بی بی تم کو رسول اللہ کا واسطہ سچ سچ بتاؤ کہ یہ تمہارا کیا حال ہے؟

صابر سیدانیاں: دکھیاری اور بے سہارا خاتون بلبلاتے ہوئے کہنے لگی' اے سلیمان! اگر تم رسول اللہ کا واسطہ نہ دیتے تو ہم ہمارا حال ہرگز نہ بیان کرتے یہ کہتے ہوئے ہوک ہوک رونے لگیں اور کہا اے سلیمان! ہم خاندان نبوت کے سادات ہیں میرا شوہر بہت شریف تھا اپنے جیسے شریفوں کو ہی اپنی بیٹیاں دینا چاہتا تھا لیکن اس کی نوبت نہ آئی اور ان چار لڑکیوں کی شادیوں کے غم میں گھٹ گھٹ کر اس دُنیا سے چل بسا جو بھی مال ومتاع تھا سب ختم ہو چکا' اب ہم بالکل بے سہارا اور مفلوک الحال ہیں آج چار دن کا فاقہ گذر رہا ہے اس لئے ہم اس گوشت کو لائے ہیں۔

دن نہیں ہے بلکہ آج میری سب سے بڑی عزت کا دن ہے کہ آج میں نے اپنے سینے پر سیدزادے کو بٹھالیا ہے۔

عنایتِ رسول: حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ یہ ارشاد فرماتے ہوئے شاہی پہلوانی کوٹھکرا کر اپنے گھر واپس ہوگئے اور جب رات میں سوگئے تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواب میں جلوہ گر ہوکر بڑی خوشی اور مسرت سے ارشاد فرمایا کہ میرے پیارے جنید! تو نے میرے بچے کو سینہ پر بٹھالیا۔ جنید! آ میرے قریب آ! میں تجھ کو اپنے سینے سے لگالوں' میرے پیارے جنید! آج میں تجھ کو دین ودُنیا کی عزت وشان کے ممبر پر بٹھاتا ہوں۔

بے مثال عید: معزز قارین! حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ جیسے ہی خواب سے بیدار ہوئے ان کی خوشی کی انتہا نہ رہی اور آپ خوشی ومسرت میں جھوم جھوم کر کہہ رہے تھے یا رسول اللہ! آپ کی دید میری سب سے بڑی عید ہے۔الحمدللہ کہ اس مبارک خواب کے ساتھ ہی حضرت جنید بغدادی کا سینہ عشق ومحبت رسول کا مدینہ بن گیا۔

حضرت ربیع بن سلیمان رحمتہ اللہ علیہ

حج کا ارادہ: شہر کوفہ کا مشہور ومعروف واقعہ ہے کہ حضرت ربیع بن سلیمان رحمتہ اللہ علیہ ایک بڑی جماعت کے ساتھ حج کے ارادے سے حج اور حج کے سفر کا سارا سامان خرید لئے اور آخر میں سواری کا اونٹ خریدنے کے لئے کوفے کے بازار میں پہنچے۔

عجیب منظر: کوفے کے بازار میں ایک عجیب وغریب منظر دیکھا کہ ایک غریب عورت گھوڑ پر پڑے ہوئے مردار جانور کا گوشت کاٹ کاٹ کر اپنی زنبیل میں ڈال

حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ شاہی پہلوان تھے۔

عجیب مقابلہ: ایک روز ایک سید زادے نے آپ سے مقابلہ کرنے کا اعلان کر دیا اس اعلان کے ساتھ ہی بیچ شہر میں کشتی لڑنے کا انتظام کیا گیا اور سارے شہر والوں کے علاوہ بادشاہ اپنے پورے وزراء اور امراء کے ساتھ مقابلہ دیکھنے آ گیا۔

جیسے ہی مقابلہ کا آغاز ہوا سیدا زادے نے آہستہ سے حضرت جنید کے کان میں کہہ دیا کہ ''جنید! میں کوئی پہلوان نہیں ہوں بلکہ ایک غریب مفلوک الحال سید زادہ ہوں' اس کشتی کے بہانے کچھ رقم مل جائے تو اپنی بسر اوقات کرلوں۔ پس اتنا سننا ہی تھا حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ نے سید زادے کے ایک معمولی سے جھٹکے پر خود کو گرا لیا اور سید زادے کو اپنے سینے پر بٹھا لیا۔

بادشاہ کی حیرانی: بادشاہ نے اپنے پہلوان کے چت ہونے کا یہ منظر دیکھ کر دنگ رہ گیا بلکہ حیران ہو گیا اور تین مرتبہ مقابلہ کروایا جب تیسری مرتبہ بھی حضرت جنید چت ہو کر سید زادے کو اپنے سینے پر بٹھا لیا تو بادشاہ نے یکدم غصہ سے بے قابو ہو کر کہا جنید! آج تیری ذلت کا دن ہے کہ تو ایک معمولی سے پہلوان سے تین مرتبہ چت ہو گیا پس میں تجھ کو شاہی پہلوانی سے برطرف کر دیتا ہوں۔

عزت یا ذلت: جیسے ہی بادشاہ نے آپ کی برطرفی کا اعلان کیا حضرت جنید کو یکدم جلال آ گیا اور آپ کی رگ و ریشے میں عشق محمدی جھلک اٹھا اور آپ گرجتے ہوئے شیر کی طرح دنگل میں ہی اعلان کر دیا کہ اے بادشاہ! سن لے!! آج میری ذلت کا

عاشقان رسول اللہ: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں مجھ سے زیادہ محبت کرنے والے تو وہ لوگ ہوں گے جو میری ظاہری زندگی (وفات) کے بعد پیدا ہوں گے اور اس بات کی آرزو کریں گے کہ اگر وہ مجھ کو دیکھ لیں تو اپنے اہل و عیال مجھ پر فدا کر دیں گے۔ (مشکوٰۃ۔جلد۔۲ ۔ ۵۹۹۰۔مسلم شریف)

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ میرا صرف ایک مرتبہ کا دیدار آدمی کو اپنے مال ومتاع اور اہل و عیال سے بھی زیادہ محبوب ہوگا۔

دیدار کے لئے دُعا: حضرت الشیخ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ ''ترغیب اہل السادات'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ جمعہ کی شب میں دو رکعت نماز نفل اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ۱۱ مرتبہ آیت الکرسی اور ۱۱ مرتبہ سورہ اخلاص تلاوت کرے اور سلام پھیرنے کے بعد یہ درود وسلام ایک سو بار پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُ مِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحاَ بِہٖ وَ سَلِّمْ

انشاءاللہ تعالیٰ ۳ جمعہ گذرنے سے پہلے دیدار مقدس نصیب ہو جائے گا۔

نادر خواب: حضرت محمد بن سعید مطرف رحمتہ اللہ علیہ نیک اور صالح بزرگ تھے جو روزانہ پابندی کے ساتھ درود وسلام بھیجا کرتے تھے۔ایک رات آپ کو خواب میں حصرت رسول اللہ صلی للہ علیہ وآلہ وسلم کا مقدس دیدار نصیب ہوا اور خواب میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مطرف رحمتہ اللہ علیہ کا بوسہ لیا۔پس حضرت مطرف رحمتہ اللہ علیہ کا چہرہ اور سارا کمرہ بے مثال خوشبو سے کئی دنوں تک مہکتا رہا۔

(روض الفائق' قول البدیع از امام سخاوی)

معزز قارئین! سادات کرام کی خدمت سے بھی دیدار مقدس نصیب ہوتا ہے اور دین و دُنیا کی سعادت مندیاں نصیب ہوتی ہیں جیسا کہ ذیل کے واقعہ سے ظاہر ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

خواب میں دیدار

(بخاری شریف ترمذی شریف مسلم شریف البدیع)

خواب کی اقسام: خواب کی تین قسم ہیں۔ پہلی قسم صحت کی خرابی کی وجہ سے جو خواب نظر آتے ہیں جن کی کوئی تعبیر نہیں ہوتی۔ دوسری قسم شیطانی اثرات اور گناہوں کی کثرت کی وجہ سے نظر آتے ہیں۔ تیسری قسم اچھے خواب جن کو مبشرات کہا گیا ہے مبارک خواب ہیں۔

اچھے خواب: فرمایا میرے بعد نبوت ختم ہو جائے گی اور آئندہ ہونے والے واقعات مبشرات یعنی اچھے خوابوں کے ذریعہ معلوم ہوا کرینگے اور مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ تم میں سے کوئی اچھا خواب دیکھے تو عالم باعمل سے یا اس شخص سے بیان کرے جس سے تم کو محبت ہو۔

بُرا خواب: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے اگر کوئی بُرا خواب دیکھے تو تم کو چاہیئے کہ اس خواب کی بُرائی سے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے یعنی تین مرتبہ تعوذ پڑھے اور تین مرتبہ اپنے بائیں جانب تھتکار دے اور کروٹ بدل کر سو جائے اور برے خواب کو کسی سے بیان نہ کرے۔ پس بفضل الٰہی بُرے خواب سے کوئی ضرر (نقصان) نہ پہنچے گا۔

خواب میں دیدار: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں دیدار ہونا ایک مسلمہ حقیقت ہے جس سے کسی مسلمان کو بھی انکار نہیں ہے۔ خود حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے محبوب امتیوں کی تسکین کے لئے انہیں خواب میں میرا دیدار نصیب ہوتا رہیگا۔

مبارک قد: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت موزوں قامت اور بے مثال متناسب الاعضاء تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قد میانہ مائل بہ درازی تھا۔قد مبارک کا یہ کھلا اعجاز تھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی جماعت میں تشریف رکھتے، کھڑے ہوتے یا چلتے تو ساری جماعت میں نمایاں اور ممتاز نظر آتے تھے۔یہ آپ کے درازقد کی وجہ نہیں تھی بلکہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قد مبارک کا کھلا معجزہ تھا۔

جسم مبارک بے سایہ: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر کا سایہ ہی نہیں پڑتا تھا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک اس قدر لطیف تھا کہ روشنی آپ کے جسم کے آر پار گذر جاتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خودنور ہیں اور جسم بھی نور ہے اسی لئے جب کمر میں پٹکا ڈالا گیا تو پوری طرح باہر آ گیا۔اسی لئے کسی عاشق نے خوب کہا ہے:

ڈالے جو کمر بند نکل آ گیا پٹکا ۔ اس رمز میں کچھ بھید ہے نازک بدنی کا

حضرت حکیم ترمذی ذاکوان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ کا سایہ ہی نہیں تھا۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کا سایہ چراغ کی روشنی میں چاند کی چاندنی میں اور سورج کی دھوپ میں بھی نہیں تھا۔

مدلل حوالے:

نوادرالاصول از امام ترمذی، تفسیر مدارک از امام نفسی، مدارج النوبہ ج۔۱۔۴۳۔

شفا قاضی عیاض۔ج۔۱ ۔۳۴۲ قصائص کبری ج۔۱۔۶۸ مکتوبات امام ربانی۔ ج.۳۔۱۴۷

مواہب الدنیہ مطبوعہ مصر ۳۰ زرقانی ۲۲۰ مدارک ج۔۲۔۱۰۱)

انڈے کے برابر تھا۔مہر نبوت پر مسوں کی مانند چھوٹے چھوٹے تل تھے اور ان پر باریک باریک اور سرخی مائل نورانی بال تھے جن سے ناقابل بیان رونق ابھرتی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔

محمد رسول اللہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پشت مبارک پر مہر نبوت گوشت کے ٹکڑے کی مانند تھا جس میں گوشت کے ساتھ قدرتی طور پر محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔

(ابن عساکر۔حاکم۔خصائص کبریٰ)

بدنِ مبارک: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک بدن معتدل پر گوشت اور تنا ہوا تھا اور جلد مبارک نہایت نرم وصاف اور شفاف تھی، اور بدن مبارک سے ہمیشہ ہمیشہ مشک وعنبر سے زیادہ بے مثال بھینی بھینی خوشبو مہکتی رہتی ہے۔یہ آپ صلی اللہ علی وسلم کے پسینے کا اعجاز ہے۔

پسینہ مبارک: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک پسینہ میں ایسی بے مثال خوشبو ہے کہ دُنیا میں اس کی کوئی مثال ہی نہیں ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کوئی مصافحہ کرتے تو ان کے ہاتھوں میں کئی کئی دنوں تک خوشبو رہتی تھی اور جس بچے کے سر پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ رکھ دیتے تھے اس کے سر میں کئی دنوں تک خوشبو رہا کرتی تھی۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک لباس پر کبھی بھی مکھی نہیں بیٹھی بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک جس کپڑے پر یا دسترخوان سے مس ہوا اس پر دُنیاوی آگ کبھی بھی اثر نہ کر سکی۔یہ سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک پسینہ کا کرشمہ ہے۔

شقِ صدر: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک سینہ دو مرتبہ شق کیا گیا تھا۔ پہلی دفعہ حضرت دائی حلیمہ رضی اللہ عنہا کے گھر شیر خواری کے دوران اور دوسری مرتبہ شب معراج میں شق کیا گیا تھا۔ آپ کے سینہ مبارک سے ناف تک چھوٹے چھوٹے بالوں کی ایک ہلکی سی دھار تھی جو شق صدر کی علامت ہے۔

دستِ مبارک: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک کی کلائیاں بڑی بڑی چکلی اور ہتھیلیاں کشادہ اور پر گوشت تھیں اور ہاتھ پیر کی تمام انگلیاں ' تناسب کے ساتھ موزوں اور خوبصورت اور کسی قدر مائل بہ درازی (لمبی) اور نورانی تھیں آپ کی انگلیوں سے پانی کا چشمہ ابل پڑا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پیر کے جوڑوں کی ہڈیاں بڑی بڑی اور قوی تھیں۔

ارشادالٰہی: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک کو اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ فرمایا ہے۔ (فتح)

پائے مبارک: حضرت رسول الہ صلی اللہ وآلہ وسلم کے پائے مبارک ہموار' گداز اور پر گوشت تھے۔ پیر بیچ سے ذرا خالی تھے اور ایڑیاں نازک اور سبک تھیں۔ آپ تیز رفتاری اور قوت وشان اور انتہائی بردباری سے قدم اٹھاتے تھے جب چلنے لگتے تو آگے کی طرف ذرا جھکے ہوئے ہوتے' اور کشادہ قدم رکھتے تھے یعنی چھوٹے چھوٹے قدم نہیں رکھتے تھے۔ چلتے وقت صاف صاف نظر آتا کہ بلندی سے نیچے کی طرف جارہے ہیں۔

مہرِ نبوت: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر دونوں شانوں کے درمیان گوشت کا کچھ حصہ ابھرا ہوا تھا جس کو مہر نبوت کہتے ہیں اور یہ کبوتری کے

فرماتے تھے۔کلام کے دوران انتہائی متبسم (ہنس مکھ) معلوم ہوتے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس طرف کلام فرماتے تھے، جوکوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام سنتے ان کے دلوں میں پتھر کی لکیر کی طرح کندہ ہوجاتا تھا۔یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سارا کلام احادیث کی شکل میں محفوظ ہے یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک معجزہ ہے۔

زلفِ مبارک: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زلف مبارک سیاہ کسی قدر سرخی مائل اور خفیف سے گھنگھر والے تھے اور سر مبارک اعتدال کے ساتھ کسی قدر بڑا تھا اور اس میں اکثر سیدھی مانگ نکلی رہتی تھی اور مانگ میں نور کی سی ہلکی روشنی کھیلتی رہتی تھی زلف مبارک کم از کم کان کی لو اور زیادہ سے زیادہ شانوں تک رہتے تھے۔

موئے مبارک کی تقسیم: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ۱۰ھ کے حجۃ الوداع کے موقعہ پر حضرت معمر ابن خراش رضی اللہ عنہ سے اصلاح بنوا کر اپنے موئے مبارک اور ناخن مبارک اپنے جانثار صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں تقسیم کروادیئے جو آج بھی دُنیا کے بے حساب مقامات پر موجود ہیں۔حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح ان کے موئے مبارک بھی باحیات ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک رہیں گے۔

گردنِ مبارک: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک گردن صاف اور چاند جیسی شفاف تھی جس پر گیسوے مبارک پھیلتے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ چودھویں کے چاند پر گھنے بادل منڈلا رہے ہیں۔

سینہ مبارک: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک سینہ فراخ یعنی کشادہ اور کسی قدر ابھرا ہوا تھا سینہ مبارک اور شکمِ مبارک تقریباً ہموار تھے اور دونوں شانوں کے درمیان کسی قدر فاصلہ تھا۔

مبارک آنکھیں: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک آنکھیں بڑی بڑی تھیں قدرتی طور پر آپ کی آنکھوں میں سرمہ لگا ہوا تھا۔ آنکھوں کی پتلیاں بالکل سیاہ تھیں اور سفیدی میں لال ڈورے علانیہ نظر آتے تھے مبارک پلکیں نوکدار اور اعتدال کے ساتھ لمبی تھیں کسی بھی فرو بشر اور فرشتے کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آنکھیں ملانے کی جراءت ہی نہیں ہوتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نظریں اکثر نیچی رکھتے تھے۔

نگاہ کا اعجاز: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے اور پیچھے یکساں دیکھ لیتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لوگوں کے دلوں میں بنا ہوا منصوبہ اور دلوں کا خشوع وخصوع بھی نظر آجاتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہِ مبارک کی سدرۃ المنتھیٰ تک رسائی تھی بلکہ لامکان بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہوں میں تھا۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم نے اپنے سر کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کی ذات عالی کا مشاہدہ فرمایا جسکی دلیل قرآن میں موجود ہے۔

مَازَاغَ الۡبَصَرُ وَمَا طَغٰی (والنجم۔١٧)

دھنِ مبارک: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک دھن (منہ) معتدل درجہ میں فراخ تھا اور دندان مبارک (دانت) آبدار تھے اور ان میں قدرے فصل تھا بوقت کلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متبسم معلوم ہوتے تھے اور دانتوں میں نور کھلتا ہوا نظر آتا تھا۔ رخسار مبارک سبک اور ہموار تھے۔

کلام کا اعجاز: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک آواز کسی قدر بلند، پرشکوہ اور رعب دار تھی اور گفتگو نہایت شیریں اور پراثر ہوتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایک لفظ واضح طور پر الگ الگ اور صاف صاف ادا فرماتے تھے اور ٹھہر ٹھہر کر کلام

حلیہ مبارک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(بحوالہ بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف ابوداؤد شریف)

چہرہ انور: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رُخِ انور میں یک گونہ گولائی تھی اور چاند سے زیادہ تاباں اور درخشاں تھا جس میں ہزاروں خوبیاں اور کمالات ظاہر اور پوشیدہ بھی ہیں جب دیکھو ایک نئی ندرت اور نئی کشش کے ساتھ عجیب رونق ابھرتی رہتی تھی جو کوئی ایک دفعہ دیکھ لیتا تو زبانِ حال سے پکار اٹھتا کہ ایک بار دیکھا پھر دوسری بار دیکھنے کی آرزو ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ زلیخہ کی سہلیاں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ لیتیں تو انگلیوں کے بجائے اپنے اپنے دل کاٹ لیتیں۔

اس لئے علمائے کرام اور مشائخین عظام نے اعلان فرمادیا کہ

یوسف کا حسن حسنِ محمد کے روبرو
گویا ہے ایک بوند سمندر کے سامنے

اَبرو اور پیشانی مبارک: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آبرو مبارک گھنی باریک اور خمدار تھیں اور دونوں آبرو کے درمیان قدرے فصل تھا اور اس فصل کے درمیان ایک لال رگ نمایاں تھی جو بوقت جلال اُبھرتی جاتی تھی۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی مبارک فراخ، کشادہ اور منور تھی۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

تصور میں دیدار

عمل اہلِ بیتِ اطہار: حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اپنے ماموں حضرت ہند بن ابی بالہ رضی اللہ عنہ سے بار بار فرمائش کرتے تھے کہ ماموں جان! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان فرمایئے تاکہ میں اپنے ذہن میں اچھی طرح بٹھالوں۔ مخفی مباد کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے وقت آپ کی عمر صرف ۷ سال کی تھی۔ اسی لئے آپ حلیہ مبارک سننا چاہتے تھے۔ ام المومنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی اکثر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان فرمایا کرتیں اور بعض اوقات عشق و محبت میں ڈوب کر ارشاد فرماتی تھیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مانگ کی چمک میرے تصور میں ایسی جمی ہوئی ہے کہ آج بھی مجھے نظر آ رہی ہے۔ (ترمذی شریف)

عملِ صحابہ کرام: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان کرنے میں حضرت ہند بن ابی بالہ رضی اللہ عنہ بڑے ماہر تھے۔ اکثر و بیشتر صحابہ کرام کی مجالس میں کھڑے ہو کر عشق و محبت میں ڈوب کر آپ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان فرمایا کرتے تھے۔